جہاد افغانستان کا آخری مرحلہ

اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم کی مساعی

مولانا عبدالقیوم حقانی

جہاد افغانستان کی کامیابی، کابل کی فتح، افغان قیادت کا اتفاق، افغان عبوری کونسل کی تشکیل، انتقال اقتدار، امور حکومت کے نظم ونسق کا کنٹرول حالات کی بہتری، امن وامان کے قیام میں پیش رفت یہ سب دین اسلام کی حقانیت کا ثبوت، اس کے جامع اور زندہ مذہب ہونے کا واقعاتی نمونۂ عمل اور نظام اسلام کا قطعی اعجاز ہے جسے مسلم دنیا سمیت کفر کی بڑی طاقتیں اور بزعم خود نئی دنیا کا نیا نظام بنانے والے بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ فتح کابل کے آخری نازک وحساس مرحلہ پر انتقال اقتدار کے انتظام کا جب بحران پیدا ہوا تو جمیعۃ علماء اسلام مرکز علم دارالعلوم حقانیہ اس کے بانی ومرسس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رح اور دارالعلوم کے فضلاء کے روز اول سے جہاد افغانستان میں بنیادی اور اہم رول کے پیش نظر قائد جمعیۃ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے بھی اپنی تمام تر مصروفیات اور مشاغل ترک کر کے افغان اتحاد، انتقال اقتدار کے انتظامی فارمولے اور مستقبل کے افغانستان کو باہمی خانہ جنگی اور تقسیم کے شیطانی منصوبے کے ناکام کرنے میں خالص دینی اور اسلامی نقطہ نظر سے بھرپور کردار ادا کیا۔ اولین مرحلہ میں آپ نے جہاد کی مرکزی قیادت سے رابطہ کیا ان کے حالات اور نقطۂ نظر کو سمجھنے کے بعد ۱۹ر اپریل کو وزیر اعظم کی پشاور میں افغان رہنماؤں کے ساتھ ۷ر گھنٹے کے طویل مذاکرات میں بھرپور دلچسپی لی جس سے وزیر اعظم سمیت افغان زعماء بھی متاثر ہوئے۔ ۲۰ر اپریل کو رابطہ عالم اسلامی اور سعودی عرب وفد کے ارکان جناب علامہ محمود صواف، شیخ عبداللہ الزائد، ڈاکٹر محمد زبیر پر مشتمل قافلہ کی معیت میں ایک بار پھر افغان قیادت سے رابطہ اور مخلصانہ مساعی بحمد للہ ثمر آور اور قومی وملی اور افغان عوام کے مستقبل کے لحاظ سے بے حد مفید رہے۔ یہ لوگ اسلام آباد اترتے ہی بذریعہ روڈ پشاور جاتے ہوئے پہلے دارالعلوم حقانیہ آتے اور قائد جمعیۃ سے ملاقات کے بعد ان کی معیت میں پشاور گئے۔

اور جب حالات فیصلہ کن اور بے حد نازک مرحلہ میں داخل ہوتے تو آپ نے اپنے تمام کام وآرام تج دیا اور شب وروز اسی کام میں لگ گئے محاذ جنگ کے تمام حقانی فضلاء اور حلقہ اثر کے علماء افغان مجاہدین کے مرکزی زعماء سے رابطہ اور صلاح ومشورہ کر کے افغان قیادت کو ایک فارمولا پر متحد کرنے کی مساعی تیز تر کر دیں جو بالآخر کامیابی اور سرخروئی پر منتج ہوئیں مگر اس کے باوجود بھی جب بعض جماعتوں کی طرف سے مخاصمت کا اندیشہ ہوا تو کابل میں احمد شاہ مسعود سے بذریعہ وائرلیس حالات کا تفصیلی جائزہ لیا اور تازہ ترین صورت حال پر تبادلہ خیال کیا (جس کی خواہش اپنے ہیڈ کوارٹر کے ذریعہ خود مسعود صاحب نے بار بار ظاہر کی تھی) اور پیچیدہ صورت حال میں امن وانصرام حکومت اور اعتدال ومصلحت کی راہ اختیار کرنے کی ترغیب دی اس کے ساتھ ہی ۲۶ر اپریل ۱۹۹۲ء کو پاکستان اور افغانستان کے اکابر علماء، اساتذہ علم اور مشائخ کا مشترکہ اجلاس دارالعلوم حقانیہ میں بلایا جس میں بلالحاظ جماعتی وابستگی کے ایک ہزار سے زائد علماء اور مشائخ نے شرکت کی جسمیں افغانستان میں فوری جنگ بندی کی اپیل کی گئی اور مسلمانوں کے باہمی قتال کو حرام قرار دیا گیا اور جید علماء کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے دوسرے روز افغان علماء، مشائخ اور مرکزی قیادت کے اہم رہنماؤں سے مل کر مثبت کام کیا جو بحمد للہ موثر رہا فوراً جنگ بند ہوگئی افغان عبوری کونسل نے اقتدار سنبھالا تو دوسرے روز وزیر اعظم کی معیت میں قائد جمیعۃ نے بھی تمام خطرات اور اندیشوں کو بالائے طاق رکھ کر کابل کا دورہ کیا اور پہلے ہی دن جمیعۃ علماء اسلام اور دارالعلوم حقانیہ کے ترجمان اور سفیر کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں آزاد کابل کی جامع مسجد میں سجدۂ شکر بجا لانے کی سعادت سے نوازا۔ افغان زعماء کے ساتھ مذاکرات اور مشاورت کی کابل اور اس کے گردو نواح میں فوجی قیادت کرنے والے دارالعلوم کے فضلاء سے ملاقات اور تبادلہ خیال کیا۔

یکم مئی کو اجلاس کی تشکیل کردہ کمیٹی کا وفد جمیعۃ علماء اسلام کے نائب امیر سابق سینیٹر مولانا قاضی عبداللطیف کی سرکردگی میں قائد جمیعۃ سے مشاورت کے بعد اندرون افغانستان روانہ ہوا جو پانچ روز تک افغان عبوری کونسل کے سربراہ وارکان اور حکمت یار گلبدین اور ان کے رفقاء سے ملاقات ومذاکرات میں مصروف

رہا۔ وہاں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ان کی مساعی بہر حال حوصلہ افزا رہیں۔ عملی طور پر بھی بحمدللہ افغانستان کے ۸۰ فی صد علاقہ پر فوجی قیادت کا تسلط دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کا ہے جو مختلف جماعتوں کے ساتھ وابستہ ہیں اور مشن کی تکمیل میں قائد جمعیۃ کی ہدایات پر کاربند رہنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔

اس موقع پر امت مسلمہ کے مجموعی مفاد، افغانستان کی سلامتی و استحکام اور اسلامی انقلاب و نفاذ شریعت کا تقاضا ہے کہ افغان قیادت کے تمام رہنما اور جماعتیں باہمی اعتماد و اتحاد اور افہام و تفہیم سے افغانستان کے اسلامی تشخص اور مستحکم مستقبل کو محفوظ کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کریں۔

اگر خدانخواستہ دنیائے کفر کی شیاطین قوتیں افغان مجاہدین میں حصول اقتدار کی خاطر یا ذاتی جماعتی اور لسانی بالادستی حاصل کرنے کی خاطر کوئی تصادم کرانے میں کامیاب ہوگئیں تو اس سے نہ صرف جہاد اسلامی اور اسلامی تاریخ کی تفضیح ہوگی بلکہ یہ پوری امت کو جہادِ اسلامی کے ثمرات سے محروم کر دینے کا باعث ہوگا۔ امتحان و آزمائش کی اس نازک گھڑی میں بھی قائد جمعیۃ حسب معمول مسئلہ افغانستان کو ترجیح دیتے ہوتے ہیں۔ ہم بارگاہ الوہیت میں جبین نیاز جھکا کر گڑگڑا کر الحاح و تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعاگو ہیں کہ باری تعالےٰ افغانستان کے اس انقلاب کو جہاد افغانستان کے مثبت ثمرات کے حصول پر منتج فرمائے۔

اِسلامی انقلابؒ

اور اس کا فکری لائحہ عمل

معروف سکالر، محقق مصنف مولانا عبدالقیوم حقانی کے سحر نگار قلم سے

○ اشتراکیت، سرمایہ داریت، فسطائیت اور لادین مغربی جمہوریت کے چھائے ہوئے گھپ اندھیروں میں اسلامی انقلاب کے فکری خدوخال ○ نوجوانوں میں فکری الحاد اور ارتداد کی یلغار اور اسکے انسداد کا مناسب طریق کار
○ پرائیویٹ شریعت بل سے سرکاری شریعت بل تک کے مختلف کردار ـــــ پھر کیا ہوا ـــــ؟ کیا ہوتا رہا ـــــ؟ اور کس نے کیا رول ادا کیا ـــــ؟

تاریخ کے سربستہ رازوں کا انکشاف

ملک کی سیاست کے ایک تاریخی دور پر رواں اور دلکش تبصرہ ○ تحریر میں بے ساختگی اور برجستگی کے علاوہ پُرزور انشاء کی تمام خصوصیات نمایاں ہیں ○ ادیب کے قلم، عِلم کی زبان، قرآن و سنت کے بیان، خطیب کے لہجے، منافق حکمرانوں اور بے دین سیاست دانوں کے خاکوں نے کتاب کی اہمیت اور تجزیاتی حیثیت کو مزید دوبالا کر دیا ہے ○ اس کا مطالعہ تحریک انقلاب اسلامی کے تمام کارکنوں اور قومی سیاست کے ہر طالب علم کا فرض ہے ○ صفحات ۲۰۸ عمدہ کتابت شاندار طباعت مضبوط جلد قیمت ۵۰/-

مولانا عبدالقیوم حقانی کی بعض دیگر اہم تصنیفات

○ صحبتے با اہل حق ○ ارباب علم و کمال اور پیشہ رزق حلال ○ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات ○ علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات (امام ابو یوسف و امام محمد) ○ میری علمی اور مطالعاتی زندگی ○ کشکول معرفت ○ خطبات حقانی ○ امام اعظمؒ کا نظریہ انقلاب و سیاست ○ کتابت اور تدوین حدیث ○ مرد مومن کا مقام ○ ساعتے با اولیاء ○ اسلامی سیاست اور اسکے انقلابی خدوخال

اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کیجئے یا پھر ہم سے براہ راست طلب کیجئے

محمد قاسم حقانی (دارالتصنیف) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
ضلع پشاور ـــ سرحد ـــ پاکستان